بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

09-آٹھواں ناقض: مشرکین کی مدد کرنا، یا مسلمانوں کے خلاف ان سے تعاون کرنا۔

نواقض الاسلام لشیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ کی مختصر سی شرح سے۔

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الثَّامِنُ: مُظَاهَرَةُ الْمُشْرِكِينَ وَمُعَاوَنَتُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَالدَّلِيلُ قَوْلُه تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾(المائدۃ: 51)۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الثَّامِنُ" (آٹھواں ناقض نواقض اسلام میں سے) "مُظَاهَرَةُ الْمُشْرِكِينَ" (مشرکوں کی مدد کرنا، مظاہرۃ کرنا) "وَمُعَاوَنَتُهُمْ" (اُن سے تعاون کرنا) "عَلَى الْمُسْلِمِينَ" (مسلمانوں پر) "وَالدَّلِيلُ قَوْلُه تَعَالَى" (اوراس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے) ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ (جو تم میں سے اُن سے موالات کرتا ہے یعنی دوستی محبت اور مدد کرتا ہے نصرت کرتا ہے ﴿فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ بس وہ اُنہی میں سے ہے) ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (بے شک اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا)۔

آج کی نشست کا جو ناقض ہے یہ نواقض اسلام میں سب سے اہم اس اعتبار سے سمجھا جاتا ہے کہ اس ناقض کے تعلق سے بہت سارے لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے، بہت سارے لوگوں سے مراد: وہ لوگ جو اپنی خواہش نفس کے مطابق شریعت کے نصوص کو سمجھنا چاہتے ہیں اور کبار علماء کی رہنمائی سے دور ہو کر اپنے خود ساختہ راستے اختیار کرنا چاہتے ہیں شریعت کو سمجھنے کے لیے، اور نواقض اسلام میں سے جو شیخ صاحب نے دس بیان کیے ہیں اس ناقض کو خاص طور پر دور حاضر کے تکفیری اور حزبی گروہ جو ہیں وہ بیان کرتے رہتے ہیں اور مطلقاً کافروں سے دوستی کو کفر سمجھتے ہیں۔

تو آج کی نشست میں میں حاضرین اور سامعین سے یہ گزارش کروں گا کہ اس ناقض کو صحیح طریقے سے سمجھنا ہے اور سلفی علماءاور اہل حق کی رہنمائی سے علم حاصل کرتے ہوئے ایسے مسائل جو امت میں فتنے کا باعث بنتے ہیں ان مسائل کو صحیح طریقے سے سمجھنا ہے تاکہ طالب علم جو ہے وہ اپنا راستہ طلب علم کے لیے جو اختیار کر چکا ہے اس میں اسے مضبوطی حاصل ہو اور علماء کی رہنمائی کے ساتھ وہ طلب علم میں آگے بڑھتا رہے اور جو بھی شبہات ہیں غلط فہمیاں ہیں ایسے لوگوں میں جو اپنی من مانی کرنا چاہتے ہیں تاکہ اُن کے اِن شبہات کو دور کرنے کے لیے بھی اُن کے پاس ایسا علم ہو کو اُنہوں نے علمائے حق سے حاصل کیا ہو۔

یہاں پر شیخ صاحب (رحمہ اللہ) نے اس ناقض کو بڑے مختصر طریقے سے بیان کیا ہے دو جملے ہیں اور ایک دلیل ہے، قرآن مجید کی ایک آیت بیان کی ہے دلیل کے طور پر اور مزید تفصیل بیان نہیں کی کیونکہ آپ یہ جانتے ہیں کہ یہ مختصر ترین رسالہ ہے شیخ صاحب (رحمہ اللہ) کا اِس میں انہوں نے دَس نواقض کو بیان کیا ہے اور مکمل وضاحت کے ساتھ لیکن وہ لوگ جن کے دل میں زیغ ہے جو محکم دلائل کو چھوڑ کر متشابہ کی طرف لپکتے ہیں اور اپنی خواہش نفس کے مطابق نصوص کو سمجھنا چاہتے ہیں وہ تو پھر اپنی مرضی کی باتیں کرتے ہیں اور علماء کے اقوال کو اور دلائل کو غلط توجیح اور تاویل دے کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جس باطل پر وہ ہیں وہ حق ہے۔

الغرض آیئے دیکھتے ہیں فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان (حفظہ اللہ) اس ناقض کے تعلق سے کیا فرماتے ہیں، اور پھر میں ان شاءاللہ شیخ صاحب کے قول کے بعد شیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ کی کافروں کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے تعلق سے بڑی انہوں نے پیاری باتیں فرمائی ہیں میں وہ بھی ان شاءاللہ بیان کرتا ہوں۔

سب سے پہلے فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان (حفظہ اللہ) اس ناقض کے تعلق سے فرماتے ہیں:

”مُظَاهَرَةُ الْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، أَيْ: مُعَاوَنَتُهُمْ ، فَالْمُظَاهَرَةُ مَعْنَاهَا الْمُعَاوَنَةُ“ (مشرکوں سے مظاہرۃ کرنا مسلمانوں پر یعنی اُن سے معاونت کرنا (مظاہرۃ کا معنی معاونت ہے، مدد اور نصرت ہے))”بِأَنْ تُعِينَ الْكُفَّارَ“ (یہ کہ کافروں کی اعانت اور مدد ہو)”عَلَى قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ وَأَذِيَّةِ الْمُسْلِمِينَ“ (مسلمانوں کے قتال پر اور مسلمانوں کو اذیت دینے پر)”وَكَذَٰلِكَ مَنْ أَحَبَّ الْكُفَّارَ“ (اور اسی طریقے سے جو کافروں سے محبت کرتا ہے)”فَإِنَّهُ يَكْفُرُ“ (پس وہ بے شک کفر کر لیتا ہے) ”وَهَذَا هُوَ التَّوَلِّي“ (اور اسے تولّی کہتے ہیں)، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ (جو تم

میں سے تم سے تولّی کرتا ہے دوستی محبت رکھتا ہے وہ اُنہی میں سے ہے) (المائدۃ:51)" يَتَوَلَّاهُمْ بِالْمُنَاصَرَةِ وَالْمُظَاهَرَةِ" (وہ اُن سے موالات کرتا ہے مناصرت اور مظاہرۃ سے)" أَوْ يَتَوَلَّاهُمْ بِالْمَحَبَّةِ" (یا وہ اُن سے موالات رکھتا ہے محبت سے)" فَإِنَّهُ يَكْفُرُ" (تو وہ بے شک کفر کرلیتا ہے)" لِأَنَّهُ أَحَبَّ الْكُفْرَ وَأَحَبَّ الْكُفَّارَ" (کیونکہ وہ کفر سے محبت کرچکا ہے اور کافروں سے محبت کرچکا ہے)" فَيَكْفُرُ بِذَلِكَ" (بس وہ اس وجہ سے کافر ہوجاتا ہے)" إِذَا أَحَبَّهُمْ" (اگر وہ اُن سے محبت رکھتا ہے)" مَعْنَاهُ" (تو اس کا معنی یہ ہے)" أَنَّهُ لَمْ يُنْكِرِ الْكُفْرَ" (کہ جب کوئی شخص کسی کافر سے محبت کرتا ہے تو شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ یقیناً اُس نے کفر کا انکار نہیں کیا)" وَمَنْ لَمْ يُنْكِرِ الْكُفْرَ" (اور جو کفر کا انکار نہیں کرتا)" فَهُوَ كَافِرٌ" (تو ایسا شخص کافر ہے)۔

یعنی اس تولّی سے کوئی شخص کب کافر ہوتا ہے؟ جب وہ کفر کا انکار نہیں کرتا کفر پر راضی ہوجاتا ہے اور کفر پر راضی ہونا کفر ہی ہوتا ہے۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: "أَوَّلُ الْآيَةِ" (آیت کی ابتداء اللہ تعالیٰ نے اس فرمان سے کی) ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ﴾ (اے ایمان والو! نہ بناؤ یہودیوں کو اور نصاریٰ کو اپنے اولیاء (یعنی اپنے دوست)) (المائدۃ:51)" أَيْ: لَا تَتَوَلَّوْهُمْ لَا بِمُظَاهَرَةٍ وَلَا بِمَحَبَّةٍ وَلَا بِمُعَاوَنَةٍ" (یعنی اُن سے تولّی نہ کرو (دوستی نہ رکھو) نہ مظاہرۃ سے نہ محبت سے اور نہ ہی معاونت سے)" ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ﴾ يَعْنِي: مِنَ الْمُسْلِمِينَ" (یعنی مسلمانوں میں سے جو اُن سے معاونت یا اظہار محبت کرتا ہے)" ﴿فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ أَيْ: يَكُونُ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى" (تو ایسا شخص یہود و نصاریٰ میں سے ہوجاتا ہے)" وَهَذَا دَلِيلٌ عَلَى رِدَّتِهِ" (اور یہ دلیل ہے کہ ایسا شخص مرتد ہوچکا ہے)" ثُمَّ قَالَ" (پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (بے شک اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا)، شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:" فَسَمَّاهُمْ ظَالِمِينَ" (بس اللہ تعالیٰ نے اُن کو ظالم قرار دیا ہے اور ظالم نام رکھ دیا ہے کہ ایسے لوگ ظالم ہیں)۔

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ نے مختصر شرح فرمائی ہے اور بعض اشکالات باقی رہتے ہیں آیئے دیکھتے ہیں ان اشکالات کو فضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ کس طریقے سے دور کرتے ہیں۔

اصول التکفیر وضوابطہ کی شرح کرتے ہوئے فضیلۃ الشیخ عبداللطیف آل شیخ کی تصنیف ہے شیخ محمد بن عمر باز مول فرماتے ہیں: موالات اور موالات کی قسمیں۔ موالات کسے کہتے ہیں؟ اور موالات کی قسمیں کیا ہیں؟ اور اُن کا حکم کیا ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ محمد بن عمر باز مول حفظہ اللہ فرماتے ہیں): ''وَأصل الموالَاة هي: الحبُّ، والصداقة، والنصرة'' (موالات ان تین چیزوں پر قائم ہوتی ہے: موالات کا معنی محبت کرنا ہے کسی سے، دوستی اور نصرت کرنی ہے)''ودون ذلك مراتب متعددة'' (اوران کے بیچ میں متعدد مراتب ہیں)۔

یعنی یہ تین چیزیں "محبت ہے، دوستی ہے، اور نصرت ہے" جتنی زیادہ ہوگی اتنی موالات زیادہ ہوگی، جتنی کم ہوگی اتنی موالات کم ہوگی اور یہ مراتب متعدد مراتب ہیں۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں موالات کی اقسام دو ہیں (دو قسمیں ہیں): "الموالَاة الكفرية المخرجة من الملة"(پہلی قسم موالات کی یہ وہ موالات ہے جو کفریہ موالات ہے جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتی ہے)"وضَابِطُها" (اور اس کا ضَابِط اس کی پہچان یہ ہے) "المحبة، والصداقة، والنصرة من أجل الدين والإعتقاد" (یہ یادرکھیں کفری موالات کا ضابط یہ ہے کہ محبت دوستی اور نصرت کافروں کی کرنی ہے دین کے لیے اور اعتقاد کے لیے)۔

جس نے بھی کافر سے محبت کی یا دوستی رکھی یا اس کی مدد ونصرت کی اس کے دین کے لیے اس کے عقیدے کے لیے تو یہ کفر ہے، ایسا کفر ہے جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

شیخ محمد بن عمر باز مول حفظہ اللہ فرماتے ہیں: موالات کی دوسری قسم: ''موالَاة غير مخرجة من الملة'' (یہ ایسی موالات ہے جو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کرتی)''وضَابِطُها'' (اور اس کا ضابط اور پہچان یہ ہے) ''المحبة، والصداقة، والنصرة من أجل الدنيا'' (جو دنیا کے لیے محبت، دوستی یا نصرت رکھتا ہے (تو یہ موالات دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کرتی))۔

تو اس کا حکم کیا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں: ''وهي تدور مع احكام الشريعة الخمسة'' (جو بھی پانچ شرعی احکام ہیں وہ ان کے گرد گھومتا رہتا ہے اس کا حکم)۔

شرعی احکام پانچ ہیں: واجب ہے، مستحب ہے، جائز ہے، حرام ہے، مکروہ ہے۔ یہ پانچ احکام شرعیہ ہیں اور شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ جو موالات دنیا کے لیے ہو دین کے لیے نہ ہو جس میں اگرچہ محبت، دوستی اور نصرت بھی شامل ہو لیکن

دنیا کے لیے ہو دین کے لیے نہ ہو تو ایسی موالات دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کرتی۔اس کا حکم کیا ہے ؟ان پانچ احکام شرعیہ کے گرد حکم گھومتا رہتا ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں:''موالآة واجبة'' (کافروں کے ساتھ بعض اوقات موالات واجب بھی ہو جاتی ہے)۔یہ عجیب بات ہے ذرا غور سے سنیں بعض لوگوں کو ایسی باتیں مشکل سے سمجھ میں آتی ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:''موالآة واجبة'' (بعض اوقات کافروں کے ساتھ موالات واجب ہو جاتی ہے اس کی مثال) ''مثل الموالآة الوالدان الكافران أو الزوجة الكتابية'' (جیسا کہ کافر والدین کی موالات کرنا، یا اہل کتاب میں سے اگر کوئی شخص شادی کر لیتا ہے اور اس کی بیوی یہودی ہے یا نصرانیہ ہے تو ایسی عورت جو اس کی بیوی ہے اگرچہ کافر ہے لیکن یہ موالات جو محبت،دوستی اور نصرت پر قائم ہے یہ واجب ہو جاتی ہے)۔

یعنی اگر کوئی شخص آپ کے یا کسی مسلمان کے کافر والدین اُن کو کوئی تکلیف یا اذیت پہنچانا چاہتا ہے یا قتل کرنا چاہتا ہے تو مسلمان بیٹے پر واجب ہے کہ وہ اپنے ان کافر والدین کا دفاع کرے اُن کی نصرت کرے جبکہ وہ کافر ہیں،اور اگر بیوی پر کوئی ہاتھ اٹھانا چاہے اور بیوی اگرچہ کافر ہے اور یہاں پر اہل کتاب میں سے ہے یعنی یہودیہ یا نصرانیہ ہے تو ایسے مسلمان خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی کا دفاع کرے اور اس کی نصرت کرے۔

تو یہ وہ موالات ہے اگرچہ کافر سے یہاں پر والدین کافر ہیں یا بیوی کافر ہے اِن سے محبت بھی ہے،دوسری بھی ہے اور نصرت بھی ہے اور اسے موالات کہتے ہیں،اگرچہ کافر ہیں لیکن اس صورت میں واجب ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں دوسری قسم:''موالآة مستحبة'' (مستحب موالات بھی ہوتی ہے(یعنی ایسی موالات کافروں کے ساتھ جس کا حکم مستحب ہو واجب نہ ہو))۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:''الموالآة من أجل الدعوة إلي الإسلام بدعوتهم إلي الطعام ونحوه'' (کسی کافر کو اگر اسلام کی طرف دعوت دینی ہے پھر اُن کے لیے کوئی خاص کھانا تیار کرنا ہے یا اُن کو کھانے کی دعوت دینی ہے(تو اس میں اس کافر سے محبت بھی ہوتی ہے دوستی بھی ہوتی ہے نصرت بھی ہوتی ہے))۔اس جزیئے میں اس اعتبار سے کہ اس کو دعوت دینی ہے اسلام کی طرف اور اس کے لیے اگر کوئی کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے یا کوئی تقریب کی جاتی ہے تو شیخ صاحب فرماتے

ہیں، کیونکہ یہ اُن کو حق میں ترغیب دلانے کے لیے ہے اور دین اسلام کی طرف بلانے کے لیے ہے اگرچہ اس میں موالات کا معنی پایا جاتا ہے تو یہ موالات جو ہے یہ مستحب ہے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں تیسری قسم جو ہے یا تیسرا حکم: "موالآة محرمة" (حرام موالات) "وهي التي تكون من أجل الدنيا" (جو دنیا کے لیے ہوتی ہے جیسے ہم نے بیان کیا ہے) "كتقليدهم في الموضات أو وضع أسمائهم أو صورهم علي الملابس" (جیسا کہ اُن کے فیشن میں اُن کی تقلید کرنا، یا اُن کے نام یا تصویریں کپڑوں پر لگانا (جیسا کہ بعض مسلمان بعض کافر کھلاڑیوں کے نام اپنی شرٹس پر لکھتے ہیں یا اُن کی تصویریں لگاتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں یہ حرام ہے لیکن کفر نہیں ہے)) "والتشبه بهم فيما هو من خصائصهم من العادية وليس العبادية" (اور اِن سے مشابہت کرنا اُن چیزوں میں جو اُن کی عادات میں سے ہیں لیکن عبادات میں سے نہیں ہیں)۔ عبادات میں اُن سے مشابہت کرنا کفر ہے کیونکہ اس کا تعلق سے دین سے ہے لیکن اگر اُن کی عادتوں یا دنیاوی اُمور میں مشابہت حاصل کرنا جو ہے یہ حرام ہے کفر نہیں ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "وموالآة مكروهة" (اور مکروہ موالات)، لیکن شیخ صاحب نے اس درس میں مثال نہیں بیان کی شیخ صاحب کی ویب سائٹ پر میں نے جا کر دیکھا ہے وہ فرماتے ہیں ایک مثال دیتے ہیں کہتے ہیں، جیسا کہ یہ مکروہ موالات کافروں کے ساتھ کہ دنیاوی اُمور میں اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو نوکری دے دیتا ہے اُجیر بناتا ہے اور مسلمانوں کو چھوڑ کر اس کافر کو اس نے نوکری دی ہے اپنے پاس کیونکہ یہ کافر جو ہے اپنے اس کام میں مہارت حاصل کر چکا ہے تو اُس کی اس مہارت کے لیے کافر کو اس مسلمان پر فوقیت دیتا ہے اور اس کو جاب دے دیتا ہے مسلمان کو چھوڑ کر تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ خلاف اولیٰ ہے اسے نہیں کرنا چاہیے۔

تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ جو موالات ہے یہ مکروہ ہے یعنی کسی کافر کو مسلمان پر جاب (Job) کے لیے آگے کرنا تو یہ مکروہ موالات میں سے ہے۔

پانچویں نمبر پر شیخ صاحب فرماتے ہیں: "موالآة جائزة" (جو جائز موالات ہے کافروں کے ساتھ) "التعامل بالبيع والشراء" (جیسا کہ خرید و فروخت میں اُن سے معاملہ طے کرنا)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: ''فالنبي صلي الله عليه وآله وسلم'' (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ''توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ودرعه مرهونة عند يهودي'' (جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذرّۃ جو ہے درعہ جو ہے ڈھال جو ہے وہ یہودی کے پاس گروی تھی)۔

تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کافروں کے ساتھ یہودیوں کے ساتھ خرید وفروخت طے کرنا جو ہے یہ وہ موالات ہے جس سے آپ بزنس کرتے ہیں اس میں دیکھا جائے اس میں محبت بھی ہوتی ہے دوستی ایک حد تک ہوتی ہے اور بزنس کے لیے نصرت بھی ہوتی ہے مدد بھی ہوتی ہے لیکن یہ جائز موالات ہے ناجائز نہیں ہے اور حرام بھی نہیں ہے اور کفر بھی نہیں ہے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ محمد بن عمر باز مول حفظہ اللہ): کہ کافروں کے ساتھ موالاۃ مظاہرۃ کرنا مسلمانوں کے خلاف یہ نواقض اسلام میں سے ناقض ہے جیسے شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃاللہ علیہ نے نواقض اسلام میں بیان کیا ہے، شیخ صاحب فرماتے ہیں یہ صحیح ہے کہ کافروں کے ساتھ مظاہرۃ کرنا مسلمانوں کے خلاف کفر ہے کیونکہ مظاہرۃ سے مراد شیخ صاحب کے اس قول میں یہ ہے کہ: ''أن يكون رجلاً ظهراً للكفار'' (کہ کافروں کے ساتھ میدان میں کھڑا ہو) ''ويقوم مقامهم ويَسُدُّ مَسَدَّهم'' (وہ اُن کا قائم مقام ہو جاتا ہے اور اُن کی جو بھی کوئی خلاء ہوتی ہے وہ اس کو پُر کر دیتا ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: '' بعض العلماء يذكر التولي يريد به المظاهرة أو موالاة المكفرة''(بعض علماء تولّی کا لفظ کفریہ موالات کے لیے استعمال کرتے ہیں)۔ اگر کوئی عالم کہے "تولّی الکفار" تو یہ جان لیں کہ کفریہ موالات مراد ہے نا کہ جو باقی صورتیں ہیں وہ مراد ہیں۔

تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ کافروں کے ساتھ موالات کرنا ہر صورت میں کفر نہیں ہے، بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ کافروں کے ساتھ کوئی تعلق قائم کرنا جو ہے وہ حرام ہے، یا بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کافروں کے ساتھ کوئی بھی تعلق ہو وہ کفر ہے۔

تو آج کے درس میں یہ ثابت ہوا ہے کہ اس میں تفصیل ہے اور یہ تفصیل جو ہے دلائل کی روشنی میں شیخ محمد بن عمر باز مول حفظہ اللہ نے بیان کی ہے اور اگر اس کے باوجود بھی کوئی بات رہ گئی ہو یا کسی ساتھی کے پاس کوئی سوال ہو مزید وضاحت کے لیے تو آپ پوچھ سکتے ہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے کوئی مثال ثابت ہے کافر سے موالات کے تعلق سے؟

جواب: بتایا تو ہے یہ جو موالات جو ہے اصل میں یاد رکھیں کہ کافر سے محبت نہیں کی جاتی کافر سے دوستی نہیں رکھی جاتی اور نہ نصرت کی جاتی ہے، یہ اصل ہے۔ یہ جو پانچ احکام شرعیہ بیان کیے گئے ہیں یہ ایکسپشنز (Exceptions) ہیں اس قاعدے سے لیکن اس سے یہ بھی بات یاد رکھیں کہ ہر موالات کا کفر نہیں ہے یہ اصل مقصد ہے بیان کرنا (کہ ہر موالات کفر نہیں ہے)۔

کافروں کی مدد کرنا بتایا ہے نا کہ موالات میں تین چیزیں ہوتی ہیں: (۱) محبت ہے۔ (۲) دوستی ہے۔ (۳)اور مدد کرنا نصرت کرنا ہے۔ اگر یہ مسلمانوں کے خلاف ہے اور دنیا کے لیے ہے دین کے لیے نہیں ہے تو یہ کفر نہیں ہے۔

اور قرآن مجید میں سورۃ الممتحنہ کی آیات کا سبب نزول جو ہے،اور صحیح بخاری مسلم میں معروف قصہ ہے سیدنا حاطب بن أبی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا، سیدنا حاطب نے خط لکھا مشرکین قریش کو اور اس خط میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن پر حملہ کرنا چاہتے ہیں فتح مکہ کے لیے، تو یہ خط پکڑا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی اور سیدنا مقداد (رضی اللہ عنہما) کو بھیجا اور یہ خط لے کر آئے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا حاطب سے پوچھا سوال کیا کہ آپ نے یہ کیوں کیا ہے؟

اگرچہ دیکھا جائے اس خط لکھنے میں اُن کی معاونت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر جب حملہ کرنا چاہا تو اس کو چھپا دیا، صحابہ کرام کو بھی منع کر دیا کہ کوئی کسی کو کچھ نہیں بتائے گا تو انہوں نے یہ خط چھپا کر بھیج دیا کیونکہ انہوں نے یہی بیان کیا یہی عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی شک نہیں ہے دین پر لیکن میرے گھر والے ہیں رشتے دار ہیں میرے اہل اور بچے مکہ میں ہیں اور مشرکین اُن کو شدید تکلیفیں پہنچاتے ہیں تو میں نے یہ چاہا کہ میرا اُن پر کوئی احسان ہو جائے تاکہ میرے اہل والے جو ہیں بیوی اور بچے جو ہیں وہ اُن کے شر سے محفوظ ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوال کرنا ہی یہ کافی ہے کہ کفر نہیں تھا۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کے لیے اگر کوئی کافر کی مدد کرتا ہے اگرچہ دیکھیں اگر یہ جنگ ہو جاتی فتح مکہ کی اور مشرکین پہلے سے تیار ہوتے تو بعض مسلمان قتل بھی ہو سکتے تھے اس جنگ میں تکلیف بھی پہنچ سکتی تھی لیکن جب

اچانک حملہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آسانی کی فتح مکہ میں زیادہ جنگ نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑی آسانی سے فتح مکہ ہو گیا۔

تو علماء یہ فرماتے ہیں کہ اس موقعے پر سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ سے جو بھی ہوا یہ کفر نہیں تھا، یہ اُن کی مدد تھی نصرت بھی تھی لیکن کیونکہ دنیا کے لیے تھی تو ایسا عمل جو ہے وہ حرام سمجھا گیا ہے محرم ہے، اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ قصہ جو ہے جاسوس کے باب میں بیان کیا ہے اور جاسوس کافر نہیں ہوتا (واللہ أعلم)۔

سوال: اگر کسی کافر کو بھائی بولتے ہیں ہندوستان میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھائی کا یہ سوال ہے کہتے ہیں کہ بعض لوگ ہندوستان میں کافر کو بھائی بولتے ہیں؟

کافر کو بھائی نہیں بولا جاتا کافر کو جو بھی اُس کا نام ہے اُس نام سے اُس کو بلائیں، اہل کفر اور اہل ایمان کبھی بھائی نہیں ہو سکتے، دنیا کے لیے اگر وقتی طور پر محدود دوستی بھی ہوتی ہے تو اس کو بھائی نہیں کہا جا سکتا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (صرف مومن ہی بھائی بھائی ہو سکتے ہیں) (الحجرات: 10)۔

کافر مومن کا بھائی نہیں ہو سکتا کبھی بھی (واللہ أعلم)۔

سوال: ڈاکٹر صاحب ایک درس سے ہٹ کر سوال ہے کہ لوگ پیسے ٹرانسفر کرتے ہیں، فار ایگزامپل (For example) یہاں سے یوکے (UK) پیسے بھیجتے ہیں تو اگر دس ہزار اُن کو بھیجنا ہے تو دس ہزار دو سو روپے یا دس ہزار پانچ سو روپے لیتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھائی کا یہ سوال ہے کہ پیسے ٹرانسفر کرتے ہیں اور پیسے ٹرانسفر کرنے کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ جب ہم مثال کے طور پر دس ہزار روپے دیتے ہیں تو وہ ہم سے دس ہزار دو سو یا دس ہزار اڑھائی سو، تیس سو روپے لیتے ہیں، تو اڑھائی، تین سو روپے زیادہ لیتے ہیں؟

ٹرانسفر کے لیے یاد رکھیں کہ اگر تو یہ اُن کی اپنی فیس ہے، ایک آفس بنا ہوا ہے اور آفس آپ سے سروس فیس لیتا ہے سروس چارج لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ نے اس کو پیسہ دیا ہے اور اس نے اپنا آفس کھولا ہوا ہے اس کے اخراجات بھی اپنے ہوتے ہیں تو اُس نے یہ نہیں کیا کہ آپ کو یعنی ایک ہزار لے کر یعنی دو سو یا تین سو سود میں لیے

ہیں۔ یہ سود نہیں ہے یہ ان کے سروس چارجز ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن یہ لیگل (Legal) کام ہونا چاہیے، بعض لوگ ہنڈی (Hundee) کے ذریعے کرتے ہیں وہ جائز نہیں ہے۔

اگر اماؤنٹ (Amount) کے ساتھ چارجز زیادہ بڑھتے ہیں تو غلط ہے یہ، یہ جائز نہیں ہے لیکن اگر اُن کی سروس چارج ہے وہ معروف ہے مثال کے طور پر ہر ٹرانزیکشن (Transaction) کا چاہے وہ ہزار روپے ہوں یا دس ہزار ہوں یا دس لاکھ ہوں وہ اس میں ایک فکس (Fix) اپنے سروس چارجز لیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ سروس چارج ہے، لیکن اگر یہ بڑھ جاتی ہے تو اس کا مطلب ہے یہ پیسوں کی قیمت پر اپنی قیمت لگاتے ہیں یہ شرعاً جائز نہیں ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (09.نواقض الاسلام) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔